صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771, 0321-9407699
Www.siratemustaqeem.net

تفصیلی مقالہ بعد میں شائع کیا جائے گا

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز، کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر
6-5 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771-2, 0321-9407699

نام کتاب	تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سیمینار
افادات	مولانا مفتی ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی مدظلہ العالی
پروف ریڈنگ	مولانا عبدالکریم صاحب جلالی مدرس جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام
باہتمام	شیخ محمد سرور اویسی، محمد آصف علی جلالی
تعداد	1100
صفحات	32
ہدیہ	20 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ قادری رضوی لاھور / مسلم کتابوی لاھور
مکتبہ اعلیٰ حضرت لاھور / جامعہ جلالیہ رضویہ لاھور
کرمانوالہ بك شاپ لاھور / مکتبہ فیضان مدینہ گھکڑ
مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / رضا بك شاپ گجرات
مکتبہ مھریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ / مکتبہ غوثیہ کراچی
احمد بك کارپوریشن راولپنڈی / صراط مستقیم گجرات
جامعہ محمدیہ رضویہ بھکھی شریف۔ منڈی بھاوالدین
مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ / مکتبہ برکات المدینہ کراچی

صراط مستقیم پبلی کیشنز، دربار مارکیٹ لاہور 0321-9407699

فقہ حنفی

چاروں فقہ حنفی، مالکی، حنبلی اور شافعی کا گستاخ رسول ﷺ کے واجب القتل ہونے پر اتفاق ہے اور اس اہم فیصلہ کو جہاں کتب فقہ میں دیگر فقہی مسائل کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے وہاں اس مسئلہ پر چاروں فقہ میں مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں امت کے مختلف ادوار میں تقریباً ۱۳ کتب خاص اس مسئلہ پر لکھی گئی ہیں جن میں اکثر حنفی فقہا ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کے اثبات میں کتب لکھیں۔ جبکہ آج امت مسلمہ کی گذشتہ پوری تاریخ میں کوئی ایک فقیہ بھی نہیں گذرے جنہوں نے اس موضوع پر کتاب لکھی ہو کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل نہیں ہے۔

چونکہ آج کہا جارہا ہے کہ پاکستان میں نوے فی صد حنفی ہیں چنانچہ فقہ حنفی کے مطابق ناموس رسالت کے قانون کو بیان کیا جائے تو بطور خاص فقہ حنفی کے دلائل ملاحظہ کیجئے۔

1۔ فقہ حنفی کے بہت بڑے امام امام ابوالعباس احمد بن محمد ناطفی حنفی متوفی ۴۴۶ھ نے اپنی کتاب ''اجناس ناطفی'' میں لکھا ہے جسے دسویں صدی ہجری کے عظیم حنفی امام قاضی عبدالمعاذ بن خواجہ بخاری نے اپنی کتاب فتاوی ''حسب المفتین'' میں ذکر کیا ہے آپ لکھتے ہیں۔

جب کسی نے رسول اللہ ﷺ کو یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو گالی دی اس کو حد کے لحاظ سے قتل کیا جائے گا اور اس کیلئے کوئی توبہ نہیں ہے خواہ اس گستاخ کو حراست میں لیئے جانے کے بعد یا گواہی کے بعد توبہ کرے یا خود بخود توبہ کیلئے پیش ہو جائے اسے زندیق کی طرح ہر حال میں قتل کر دیا جائے گا کیونکہ یہ قتل اس گستاخ کی حد ہے پس توبہ سے ساقط نہیں ہو گی جیسا کہ آدمیوں کے باقی حقوق جس پر حق ہو اسکی توبہ سے ساقط نہیں ہوتے اور جیسا کہ حد قذف ہے (یعنی جیسا کسی نے کسی پاک دامن عورت پر برائی کا الزام لگایا اور پھر چار گواہ پیش نہ کر سکا تو اسے اسی کوڑے ضرور مارے جائیں گے وہ جتنی بار بھی توبہ کرے اس کو حد ضرور لگے گی)

2۔ امام عبدالمعالی بخاری نے یہاں تک لکھا۔

''گستاخ کا مسئلہ عام مرتد جیسا نہیں ہے کیونکہ عام مرتد کا فعل اسکا انفرادی فعل ہے

جس سے کسی آدمی کا کوئی حق متاثر نہیں ہوتا (لھذا اس کی توبہ قبول ہے مگر گستاخ کی توبہ قبول نہیں ہے کیونکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کا حق متاثر ہوا ہے) اسی لیے کسی نے حالتِ نشہ میں گستاخی کی پھر بھی اسے معاف نہیں کیا جائے گا اور حد کے لحاظ سے اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔

امام عبدالمعالی بخاری نے لکھا۔

"ھذا مذھب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا مام الاعظم"

(فتاوی حسب المفتین ورق ۳۴۷، مخطوط)

"یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے۔"

نیز امام عبدالمعالی بخاری نے علامہ علم الھدی کی البحر المحیط سے نقل کیا ہے۔

"جس بندے نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی یا آپ کی اہانت کی یا آپ کے دین، شخصیت یا اوصاف میں سے کسی وصف کو عیب والا بتایا خواہ یہ گالی دینے والا آپ کی امت سے ہو یا غیر۔ اہل کتاب سے ہو یا غیر۔ ذمی ہو یا حربی خواہ اس نے گالی اہانت، عیب کی بات عمداً قصداً کی ہو یا سھواً غفلت سے کی ہو۔ سنجیدگی سے کی ہو یا مذاق میں۔ پس اس نے ہمیشہ کا کفر کیا یعنی اگر وہ توبہ کرے تو کبھی بھی اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی نہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور نہ ہی بندوں کے نزدیک۔ متاخرین مجتہدین کے نزدیک بالا جماع اور اکثر متقدمین کے نزدیک شریعت میں اس کا حکم قتل ہے بادشاہ یا اس کا نائب اس گستاخ کے قتل میں فریب کاری سے کام نہ لے اگرچہ اس گستاخ کو قتل کرنے کی پاداش میں بہت سے دینی مفادات بھی فوت ہو جائیں جیسا کہ قاضیوں والیوں اور سرکاری اہلکاروں کا قتل ہے پھر بھی بادشاہ اسے زندہ نہ چھوڑے اور اگر حکومت نے اسے زندہ چھوڑ دیا تو حکمران کفر پر راضی ہو گئے یعنی جو اس سے توہین کا صدور ہوا تھا یہ کفر ہے کفر پر راضی ہونے والا بھی کافر ہوتا ہے پس وہ کافر ہو نگے۔ (فتاوی حسب المفتین ورق ۳۴۷ مخطوط)

3:۔ امام محمد بن محمد کردری حنفی متوفی ۸۲۷ھ نے گستاخِ رسول ﷺ کی سزا کو ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

''اسے حد کے طور پر قتل کر دیا جائے گا کیونکہ یہ حد ہے جو واجب ہو چکی ہے۔ تو توبہ سے ساقط نہیں ہوگی''

امام کردری نے مزید لکھا ہے۔ ''اسے محض مرتد پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ارتداد محض مرتد کا وہ انفرادی فعل ہے۔ جس میں کسی آدمی کا حق متاثر نہیں ہوتا توھین رسالت سے جو مرتد ہوا اس میں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا حق متاثر ہوا چنانچہ اس کیلئے توبہ نہیں ہے اسے مہلت نہیں دی جائے گی اسے قتل کر دیا جائے گا۔

امام کردری نے یہ بھی لکھا یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔ (فتاویٰ کردری مخطوط، ورق نمبر ۳۳۶، ۳۳۷)

4:۔ حضرت بلھے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے شیخ حضرت شاہ عنایت قادری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی، ۱۱۴۸ھ نے لکھا ہے۔

''گستاخ رسول ﷺ کی سزا کے بارے میں جو ہم تک معتبر روایات پہنچی ہیں وہ فتاویٰ ذخیرہ میں ہیں۔ ان میں یہ ہے گستاخِ رسول ﷺ کوئی بھی ہو خواہ مسلمان ہو یا ذمی اس کی شرعی حد یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا اور اس کیلئے توبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت شاہ عنایت قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ لکھا۔

''هو مذهب ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه والا مام الاعظم رحمة الله علیه'' (غایۃ الحواشی ورق ۲۴۰)

''یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے۔''

5:۔ حضرت امام ابن ھمام متوفی ۶۸۱ھ نے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اگر ذمی نے توھینِ رسالت کا اظہار کیا اسے اس توھین کی وجہ سے قتل کر دیا جائے گا

اوراس کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ (فتح القدیر جلد نمبر ۵، صفحہ ۳۰۳ مکتبہ حقانیہ پشاور)

6:۔ حضرت ملاخسرو متوفی ۸۸۵ھ نے لکھا۔

جب کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی کو گالی دے تو اس کیلئے توبہ کی گنجائش نہیں ہے اور علماء کا اس بات پر اجماع ہے شاتم رسول ﷺ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے اس نے بھی کفر کیا۔

(دررالحکام فی شرح غرر الاحکام جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۹۹)

7:۔ امام بدرالدین حنفی عینی متوفی ۸۵۵ھ نے لکھا ہے۔

توھینِ رسالت کی وجہ سے مومن کا ایمان نہیں رہتا تو ذمی کیلئے امان کیسے باقی رہ جائے گی کیونکہ مسلمان جب رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو کافر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر حاکم ایسا کرے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا جو ویسے ہی مجرم اور دین کا دشمن ہو یعنی ذمی اگر وہ توھین کرے تو اسے کیسے چھوڑ دیا جائے گا۔

(رمزالحقائق شرح کنزالدقائق جزاول صفحہ ۲۵۸، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

8:۔ امام عبداللہ بن محمد بن سلیمان حنفی المعروف بداماد آفندی متوفی ۱۰۷۸ھ نے لکھا ہے۔

اگر کوئی مسلمان حضرت محمد ﷺ کی توھین کرے تو قتل اسکی شرعی حد ہے اس کیلئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (مجمع الانھر جلد نمبر ۱ صفحہ ۶۷۷ داراحیاء التراث العربی)

9:۔ امام حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ لکھتے ہیں۔

توھینِ رسالت کے جرم کی وجہ سے گستاخ کو حد کے طور پر قتل کر دیا جائے اور اس کیلئے توبہ نہیں ہے۔ (درمختار جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۴۳ دارالثقافہ والتراث شام)

10:۔ امام شمس الدین محمد بن عبداللہ تمرتاشی متوفی ۱۰۰۴ھ نے لکھا ہے۔

"جو مسلمان مرتد ہو جائے اس کی توبہ قبول ہے مگر توھینِ رسالت کی وجہ سے مرتد ہونے والے کی توبہ قبول نہیں ہے۔ (تنویرالابصار جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۴۳ دارالثقافہ والتراث دمشق)

11:۔امام خیر الدین رملی حنفی متوفی ۱۰۸۱ھ لکھتے ہیں۔

''جو توھینِ رسالت کی وجہ سے مرتد ہوا اس کا حکم باقی مرتدین جیسا ہے مگر اس کیلئے توبہ بالکل نہیں ہے'' (فتاوی خیریہ جلد نمبر 1، صفحہ ۹۵)

قارئین دیکھیں، فقہ حنفی کے اتنے مستند آئمہ کی تصریحات بندہ نے اس حقیقت پر پیش کی ہیں کہ گستاخِ رسول ﷺ واجب القتل ہے اور اس کیلئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اگر کوئی مخالف یہ حقیقت تسلیم کرتا ہے کہ اس ملک میں ۹۰ فی صد حنفی ہیں میں نے اس برصغیر کے حنفی فقہاء اور دیگر ممالک کے حنفی فقہاء سے یہ ثابت کیا ہے۔ فقہ حنفی میں گستاخِ رسول ﷺ کی سزا صرف اور صرف قتل ہے اور اس کیلئے توبہ کی گنجائش نہیں ہے یقیناً آج کے ان بزعمِ خویش دانشوروں سے پہلی صدیوں کے یہ فقہاء بہتر طریقے سے فقہ امام اعظم کو جاننے والے ہیں۔ اسی لیے امام شہاب الدین خفاجی نے واضح کرتے ہوئے کہ توبہ سے گستاخ رسول ﷺ قتل سے نہیں بچ سکتا لکھا۔

هذا هو القول الصحيح عند ابی حنیفه و الشافعی و غیرهما

(نسیم الریاض جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۷۹ دار الکتب العلمیہ)

''یہی وہ قول ہے جو امام ابو حنیفہ امام شافعی اور انکے علاوہ آئمہ کے نزدیک صحیح ہے۔''

پاکستان میں فقہ حنفی کے مطابق تحفظ ناموس رسالت کے قانون کی دلیل مانگنے والے یہ دلائل غور سے پڑھیں، بالخصوص پاکستان پھر پنجاب اور پھر لاہور کے سب سے بڑے حنفی فقیہ حضرت شاہ عنایت قادری متوفی ۱۱۴۸ھ (مدفون شارع فاطمہ جناح لاہور) جنہوں نے آج سے تقریباً تین صدیاں قبل غایۃ الحواشی کے نام سے کتاب لکھی جو عربی زبان میں ہے اور اس علاقے کی تاریخ میں جسے پاکستان کہا جاتا ہے اس میں فقہ حنفی کی سب سے پرانی، بڑی اور معیاری کتاب ہے اس کتاب میں ورق ۲۴۰ پہ یہ لکھا کہ گستاخ رسول ﷺ خواہ مومن ہو یا ذمی اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں اسے حد کے طور پر قتل کر دیا جائے

''بحرین کے کچھ بچے ہاکی سے کھیل رہے تھے قریب ہی ایک پادری بیٹھا تھا گیند اس کے سینے کو جا لگی اس نے پکڑی وہ گیند مانگنے لگے ان بچوں میں سے ایک نے کہا اگر تو ویسے نہیں دیتا تو ہم حضرت محمد ﷺ کے صدقے تجھ سے سوال کرتے ہیں ہماری گیند دے دے اس پادری نے گیند دینے سے انکار کیا اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دے دی جوں ہی بچوں نے اس سے شان رسالت میں گالی سنی بچے ہاکیاں لے کے اس پر چڑھ گئے اور اس وقت تک مارتے رہے جب تک وہ لعنتی مر نہ گیا یہ کیس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیش کیا گیا۔ خدا کی قسم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی فتح اور مال غنیمت کے ملنے پر اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے بچوں کے اس گستاخ پادری کو قتل کرنے پر خوش نظر آئے اور کہا ''اب اسلام غالب آ گیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے نبی ﷺ کو گالی دی گئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ عشق کی وجہ سے غصے میں آ گئے پس غالب ہوئے اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پادری کے خون کو باطل قرار دے دیا۔

قارئین دیکھیے یہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بچوں سے ناراض نہیں ہوئے کہ تم نے مجھ سے یا امیر بحرین سے پوچھے بغیر ہی ایسا کیوں کیا بلکہ ان کے اس عمل پر نہایت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اسلام کا غلبہ کہا۔

3۔ حضرت امام قاضی محمد ابن ابی منظور انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۳۳۷ھ جو عبیدی حکمرانوں کی طرف سے قیروان کے قاضی تھے۔ ان کے پاس توہین رسالت کے مرتکب ایک یہودی کو پیش کیا گیا وہ اسے دیکھ کر جذبات کو کنٹرول نہ کر سکے اور عدالت ہی میں اسے مکے مار مار کر جان سے مار دیا۔ (سیر اعلام النبلاء جلد نمبر 11 صفحہ ۸۰ طبع دار الفکر)

4۔ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تعالیٰ ۵۸۱ھ میں بیمار تھے انہوں نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا عطا فرمائی تو وہ آخری سانس تک افرنگیوں کے خلاف جہاد کریں گے اور بیت المقدس فتح کرنے کیلئے ہمت لڑا دیں گے اور برنس ارناط صاحب